سُورَةَ التِّين

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالتِّيۡنِ وَ الزَّيۡتُوۡنِ ۙ ﴿۱﴾ وَ طُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ ۙ ﴿۲﴾

وَ هٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ ۙ ﴿۳﴾

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ ۫ ﴿۴﴾

ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سٰفِلِيۡنَ ۙ ﴿۵﴾

اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ ﴿۶﴾

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعۡدُ بِالدِّيۡنِ ؕ ﴿۷﴾

اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَحۡكَمِ الۡحٰكِمِيۡنَ ؑ ﴿۸﴾

سُوْرَةُ التِّیْن

- سورۃ کا نام **التِّیْنِ** ہے جو اس سورۃ کی پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔
- جمہور علماء و مفسرین کے نزدیک یہ مکی سورۃ ہے اگرچہ بعض نے اسے مدنی بھی قرار دیا ہے
- اس کے مکی ہونے کی کھلی دلیل اس میں شہر مکہ کے لیئے ھٰذا البلد الامین (یہ پر امن شہر) کے الفاظ ہیں جو استعمال کیے گئے ہیں۔
- سورۃ کے مضامین بھی اس کے مکی ہونے پہ دلالت کرتے ہیں
- اس کا موضوع ہے جزا و سزا کا اثبات
- اس سورۃ میں انسانی زندگی کے نفسیاتی اور فلسفیانہ پہلو سے متعلق اہم حقائق

سُوْرَةُ التِّیْن

- انسانی زندگی کے نفسیاتی متعلق حقائق
  - مغربی ماہرین نفسیات نے انسان کے نفسانی داعیات کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس سے مجموعی طور پر انسان کی ایک انتہائی منفی تصویر سامنے آتی ہے
  - جس کا خلاصہ یہ کہ انسان محض حیوانی داعیات کا مجموعہ ہے
  - بطن (پیٹ) ، جنسی شہوت (Libido) اور تفوّق (urge to dominate) کے علاوہ انسان کے اندر کوئی اور حس یا داعیہ نہیں
  - لیکن اس کے برعکس یہ سورت ہمیں اس حقیقت سے آگاہ کرتی ہے کہ انسان صرف شر کا پتلا اور گناہ کی پوٹلی ہی نہیں ہے بلکہ اس میں بہت اعلیٰ بلندیوں کو چھونے کی صلاحیت بھی ہے۔

سُوْرَةُ التِّيْن

- اس سورت میں
  - یہ بنیادی حقیقت بیان کی گئی ہے کہ وہ فطرت کیا ہے جس پر اللہ نے انسان کو پیدا کیا ہے؟
  - اور یہ کہ ایمان کی وجہ سے یہ فطرت سیدھی راہ پر قائم رہتی ہے اور اس قدر نشو ونما پاتی ہے اور ترقی کرتی ہے کہ اپنے ان اعلیٰ مراتب تک جا پہنچتی ہے جو اللہ نے انسان کے لئے تجویز کیے ہیں
  - اس فطرت ایمان سے محرومی انسان کو نچلے درجوں میں گرادیتی ہے
  - انسانی زندگی میں جزائے اعمال کا تصور ایمان کا حصہ ہے جس کی مکمل صورت قیامت اور آخرت ہے

سُوْرَةُ التِّیْن

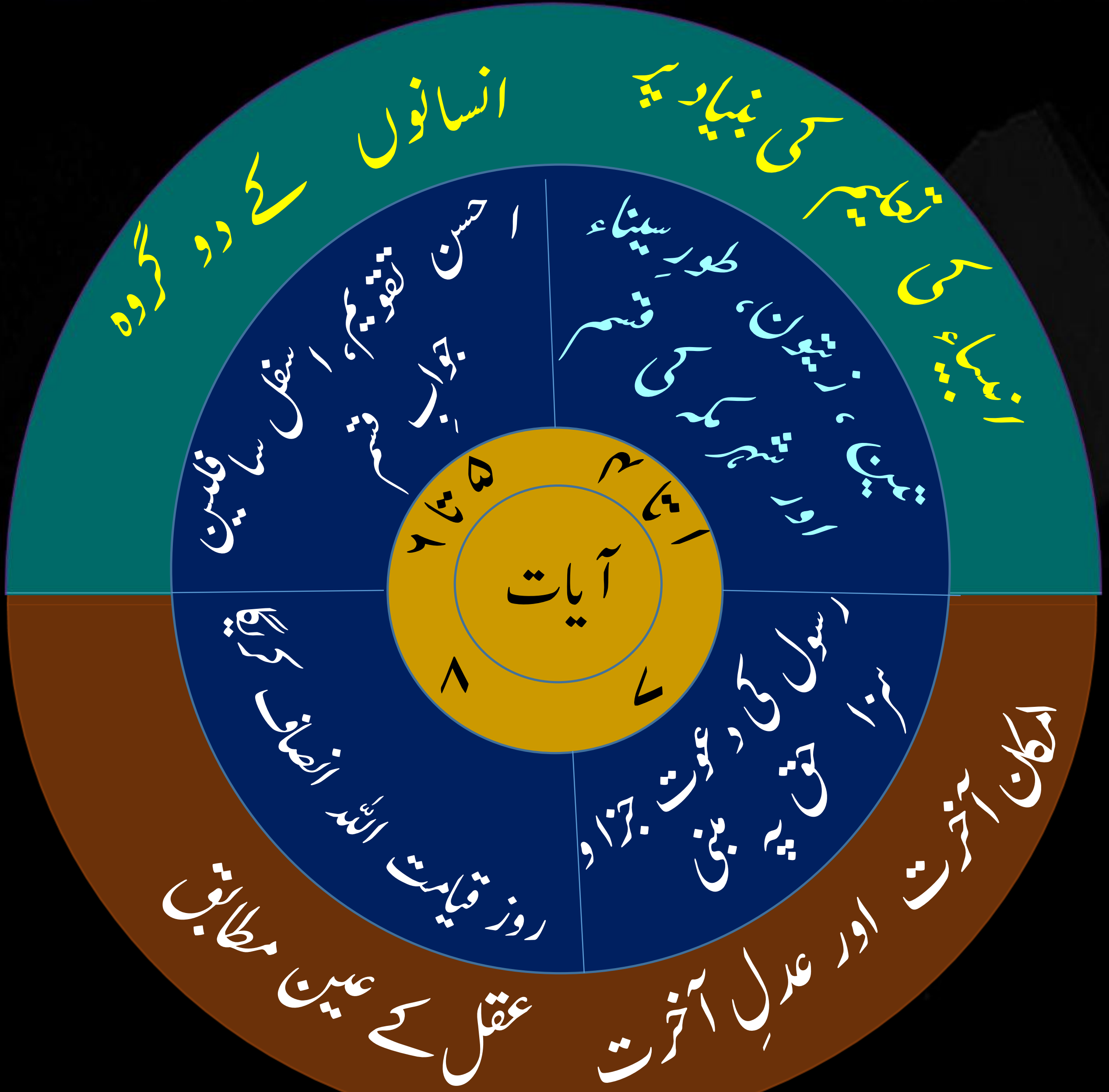
انبیاء کی تعلیم کی بنیاد پر انسانوں کے دو گروہ
تین، زیتون، طورِ سیناء اور شہر مکہ کی قسم
احسن تقویم، اسفل سافلین جوابِ قسم
رسول کی دعوت حق پہ مبنی
روز قیامت اللہ انصاف کرے گا
امکانِ آخرت اور عدلِ آخرت عقل کے عین مطابق
آیات
۱ تا ۳
۴ تا ۶
۷
۸

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ ۝١ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ ۝٢ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ ۝٣

وَالتِّيْنِ - انجیر کی قسم

○ تِیْن - انجیر کا درخت بھی اور اس کا پھل بھی

وَالزَّيْتُوْنِ - اور زیتون کی قسم

○ زیتون ایک درخت جس سے زیتون کا تیل (زیت) نکالا جاتا ہے

○ اب زیت کا اطلاق ہر قسم کے تیل پر زیات - تیلی، تیل نکالنے والا

وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ - اور طور سیناء کی قسم Mount Sinai

○ طور سینین جسے ان سیناء کہا جاتا ہے مصر سے مدین جاتے ہوئے ایک بلند پہاڑ جسکی ایک چوٹی کا نام طور- اسکے دامن میں وادی کا نام طوی

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ ① وَ طُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ ② وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ ③

وادی سیناء: ایک صحرائی جزیرہ نما جو مصر میں ایشا اور افریقہ کے سنگم پہ ہے

اس کے شمال میں بحیرہ روم مغرب میں نہر سویز جنوب میں بحیرہ احمر اور جنوب مشرق میں خلیج عقبہ ہے

تین طرف پانی ہونے کی وجہ سے اِسے جزیرہ نما کہا جاتا ہے

رقبہ: 60،088 مربع کلومیٹر

آبادی: ڈیڑھ لاکھ

وادیءسیناء کے کے وسطی حصے دشتِ تیہ میں بنی اسرائیل 40 سال تک صحرانوردی کرتے رہے

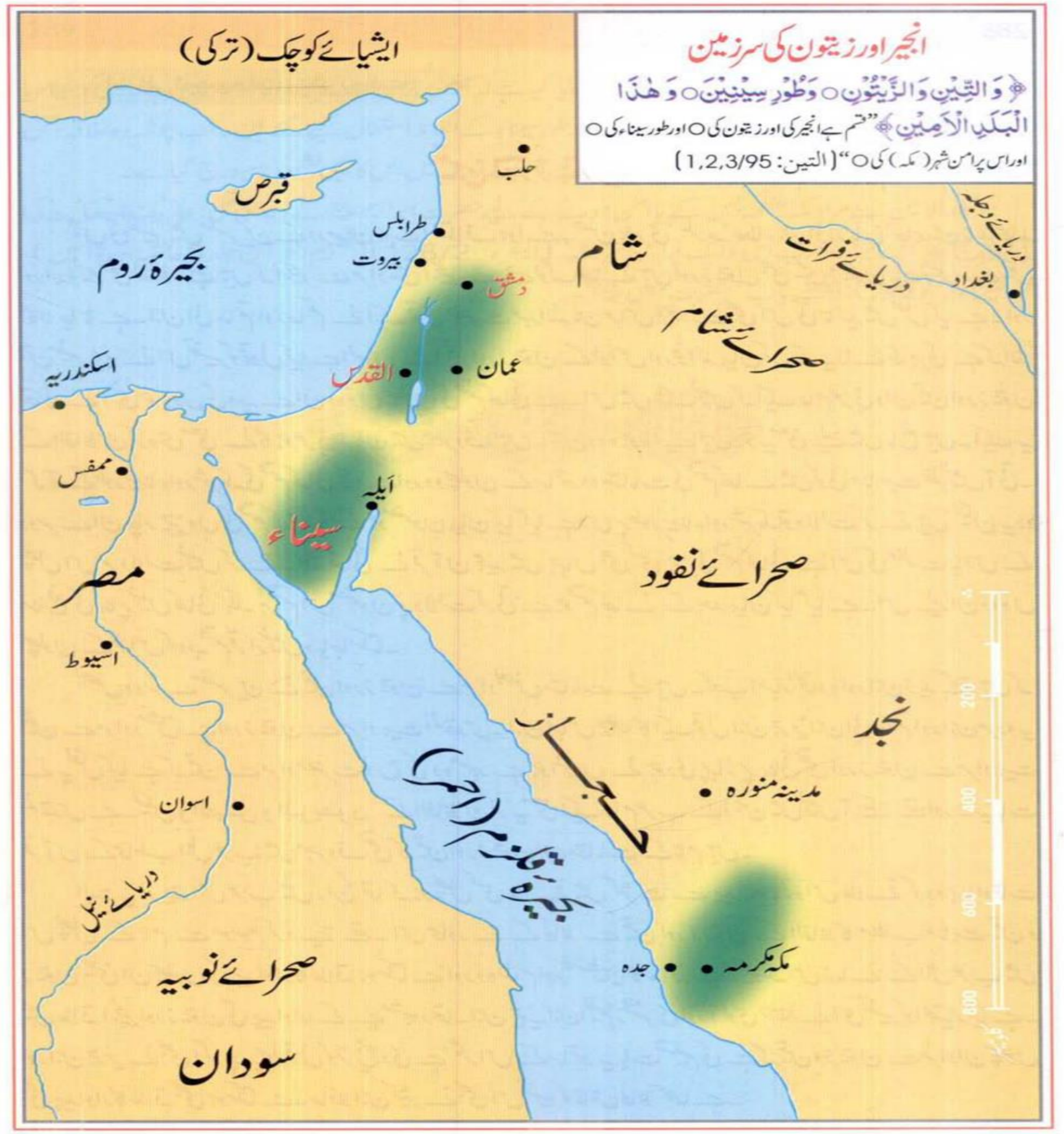

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ ١ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ ٢ وَ
هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ ٣

قسم ہے انجیر اور زیتون کی اور طور سینا کی اور اِس پر امن
شہر (مکہ) کی

By the Fig and the Olive, And the Mount of Sinai
And this City of security [Makkah]

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۙ ﴿۳﴾

وَهٰذَا الْبَلَدِ - اور اس شہر کی (قَسَم)

- اردو میں : بلد ، بلاد ، بلدیہ ، بلدیات
- شہر کے لیئے قران میں دوسرے الفاظ : مدينة ، مِصر ، دِيار ، قرية

- مدينة ایسی بستی جس میں لوگ اصول و قواعد کے تحت رہتے ہوں
- مِصر حد بندی شدہ یا فصیل والا شہر قرية بڑی بستی، شہر یا گاؤں
- دِيار کا اطلاق گھر، گاؤں، قصبہ، شہر، ملک، اور پوری دنیا پر

الْاَمِیْنِ - امن والا اَمَنَ 1- اَمن میں ہونا 2-امانت دار ٹھہرانا 3-ایمان لانا

- اس سے بالاتفاق شہر مکہ مراد ہے

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ ۙ ① وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ ۙ ② وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ ۙ ③

○ چار قسمیں - تین (انجیر)، زیتون، طور سیناء اور امن والے شہر مکہ کی

○ ان قسموں سے کیا مراد ہے؟ مفسرین کے متعدد اقوال:

① • انجیر اور زیتون سے مراد یہی پھل (Fruits) ہیں

• یہ قول حسن بصری، عکرمہ، عطا بن ابی رباح، مجاہد، ابراہیم نخفی کا

• اللہ تعالیٰ نے یہ قسمیں ان پھلوں کی خوبیوں کی وجہ سے کھائی ہیں

② • انجیر اور زیتون سے مراد پھل نہیں بلکہ وہ مقامات جہاں یہ پیدا ہوتے ہیں

• یہ قول ابن عباسؓ، قتادہ، کعب احبار، ابن زید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن تیمیہ، ابن القیم، زمخشری، علامہ آلوسی وغیرہ کا

• یہ قسمیں ان مضمون پر دلالت کرتی ہیں جو ان کے بعد آرہا ہے

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ ۙ ۝۱ وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ ۙ ۝۲ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ ۙ ۝۳

- تِینِ سے مراد پھل (انجیر) مراد نہیں بلکہ جبل تین مراد ہے جو شام میں ہے (حلوان اور ہمدان کے درمیان) - مولانا حمید الدین فراہیؒ
- زَیْتُون سے مراد زیتون کا درخت یا پھل نہیں بلکہ وہ پہاڑ مراد ہے جو زیتون کی پیداوار کے لیئے مشہور تھا یعنی جبل زیتون
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت و تبلیغ کا مرکز۔ لوقا۔(ب۲۱) :۳۷
- انجیل میں اس کا ذکر بار بار آیا ہے (حضرت عیسیٰ کا مشہور پہاڑی کا وعظ)
- اسکا ذکر انجیل میں Bethphage کے نام سیے۔اس میں phage وہی fig ہے جسے عربی زبان میں تین کہتے ہیں۔
- عیسیٰؑ کے منکرین پر قیامت تک کے لیے عذاب کا فیصلہ یہیں سنایا گیا اور بنی اسرائیل میں سے ان کے ماننے والوں کی ایک نئی امت نصاریٰ کی ابتدا ہوئی

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ ۙ‏ ﴿۱﴾ وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ ۙ‏ ﴿۲﴾ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ ۙ‏ ﴿۳﴾

○ تین اور زیتون سے مراد یہ مقامات ہونے کی وجہ

1. اگر پھل مراد لیئے جائیں تو سورۃ کے مضامین سے اس کا تعلق استوار نہیں ہوتا اور ان مضامین پر یہ پھل دلالت نہیں کرتے

2. قرآن میں اشیاء اور مقامات کی جو قسمیں آئی ہیں وہ تمام تر اس دعوے پر دلیل کی حیثیت سے آئی ہیں جو قسم کے بعد مذکور ہوا ہے نہ کہ اس چیز کی عظمت یا منافع کی بنیاد پر

3. نام رکھنے کا یہ طریقہ عربوں میں معروف رہا ہے۔ جس چیز کی پیداوار جہاں زیادہ ہوتی بسا اوقات اسی کے نام سے اس مقام کو موسوم کر دیتے۔ غضی، شجرۃ، نخلۃ وغیرہ مقاموں کے نام اسی طرح پڑے۔

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ ۙ﴿۱﴾ وَ طُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ ۙ﴿۳﴾

- سلف کے اقوال سے بھی اس رائے کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ زیتون سے مراد بیت المقدس ہے اور قتادہ کہتے ہیں کہ زیتون وہ پہاڑ ہے جہاں بیت المقدس واقع ہے
- " اور دن میں وہ ہیکل میں تعلیم دیتا تھا اور رات میں نکل جاتا تھا اور اس پہاڑ پر شب بسر کرتا تھا جس کا نام کوہ زیتون ہے" لوقا۔(ب ۲۱) :۳۷
- جزیرہ نما سیناء میں کوہِ طور۔ تورات میں اس کا نام کہیں 'سینا' اور کہیں 'سینیم' آیا ہے۔ بنی اسرائیل نے بحیثیت امت اپنی زندگی اسی پہاڑ سے شروع کی۔ پھر اسی پہاڑ سے خدا نے اپنی کتاب میں اعلان کیا کہ وہ حق پر قائم رہیں گے تو دنیا کی قوموں پر انھیں غلبہ حاصل ہوگا اور اس سے انحراف کریں گے تو انھی کے ذریعے سے ذلت اور محکومی کے عذاب میں مبتلا کردیے جائیں گے۔

﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ
وَطُورِ سِينِينَ
وَهَذَا الْبَلَدِ الأَمِينِ﴾
حلب
قبرص
طرابلس
بيروت
البحر المتوسط
دمشق
الفرات
دجلة
بغداد
بادية الشام
عمّان
القدس
الإسكندرية
منفيس
سيناء
أيلة
صحراء النفود الكبرى
مصر
أسيوط
بحر القلزم (الأحمر)
المدينة المنورة
الحجاز
أسوان
النيل
جدّة
مكة المكرمة
صحراء
النوبة

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿٤﴾

لَقَدْ - بیشک

خَلَقْنَا - پیدا کیا ہم نے

الْإِنْسَانَ - انسان کو

فِيٓ أَحْسَنِ - بہترین

تَقْوِيمٍ - سانچے میں

- قَامَ يَقُومُ ، قِيَامًا وقَامَةً
- تقویم: بنیاد، قوام، خمیر، مادہ، مزاج، جبلت و فطرت
- وہ نظام جس کے ذریعے وقت کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ تقویم یا کیلنڈر

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫ ﴿۴﴾

بیشک ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا

We have indeed created man in the best of moulds

محمد اقبال

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫﴿۴﴾

- جوابِ قسم (اصل دعویٰ جسکو ثابت کرنے کے لئے قسمیں کھائی گئی ہیں)
- انسان کے بہترین ساخت پر پیدا کیے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو وہ اعلیٰ درجہ کا جسم عطا کیا گیا ہے جو کسی دوسری جاندار مخلوق کو نہیں دیا گیا۔ اور اسے فکر و فہم اور علم و عقل کی وہ بلند پایہ قابلیتیں بخشی گئی ہیں جو کسی دوسری مخلوق کو نہیں بخشی گئیں
- اللہ کی سنت جو لوگ اس انعام کی قدر کرتے اور اپنی فطرت میں ودیعت کردہ ہدایت کو پروان چڑھاتے اور پھر نبیوں کی دعوت قبول کرکے ایمان و عمل صالح کی راہ اختیار کرلیتے ہیں وہ دائمی اجر کے مستحق
- جو اسکی قدر نہیں کرتے وہ ایمان اور عمل صالح کی راہ اختیار کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں، وہ گڑھے میں پھینک دیئے جاتے ہیں جس سے بچانے کے لئے اللہ نے اس پر یہ انعام کیا تھا۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ؗ ﴿۴﴾

- انسان کے متعلق قرآن میں بار بار یہ حقیقت واضح فرمائی گئی ہے کہ اس کو خدا نے عبث نہیں بلکہ ایک عظیم غایت کے ساتھ پیدا کیا ہے
- پچھلی سورتوں میں مختلف اسالیب میں یہ بات بیان ہوئی ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے خیر اور شر میں امتیاز بخشا ہے طبعًا وہ خیر کو پسند کرنے والا اور شر کو ناپسند کرنے والا ہے
- یہ حقیقت بھی جگہ جگہ واضح کی گئی ہے کہ وہ ذی عقل اور ذی ارادہ ہستی ہے، دوسری مخلوقات کی طرح عقل اور ارادہ سے محروم نہیں
- یہ ساری باتیں شہادت دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے اس کو پیدا کیا ہے اس کے لئے تمام ضروری صلاحیتوں سے اس کو آراستہ بھی کیا

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝۴

- جوابِ قسم (اصل دعویٰ جسکو ثابت کرنے کے لئے قسمیں کھائی گئی ہیں)
- نوع انسانی کے اس فضل و کمال (احسن تقویم) کا سب سے زیادہ بلند نمونہ انبیاءؑ ہیں اور کسی مخلوق کے لیے سب سے اونچا مرتبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصب نبوت کا ملنا ہو سکتا ہے
- انبیاءؑ صورت و سیرت، فضل و کمال، علم و دانش، قربِ الٰہی، قناعت و استقامت بے غرضی اور بے لوثی، حکمت وتدبر اور رحمت و مودّت میں بے مثال
- اس لیے انسان کے احسن تقویم پر ہونے کی شہادت میں ان مقامات کی قسم کھائی گئی ہے جو خدا کے پیغمبروں سے نسبت رکھتے ہیں۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝۴

- شام و فلسطین کا علاقہ وہ علاقہ ہے جہاں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے لے کر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) تک بکثرت انبیاء مبعوث ہوئے۔ کوہ طور وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو نبوت عطا کی گئی۔ رہا مکہ معظّمہ تو اس کی بنا ہی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے ہاتھوں پڑی، انہی کی بدولت وہ عرب کا مقدس ترین مرکزی شہر بنا، حضرت ابراہیمؑ ہی نے یہ دعا مانگی تھی کہ " رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا آمِنًا " " اے میرے رب اس کو ایک پرامن شہر بنا"
- اور اسی دعا کی یہ برکت تھی کہ عرب میں ہر طرف پھیلی ہوئی بدامنی کے درمیان صرف یہی ایک شہر ڈھائی ہزار سال سے امن کا گہوارہ بنا ہوا تھا

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ ﴿٥﴾

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ - پھر لوٹایا ہم نے اس کو ماده- ردد

- رَدَّ يَرُدُّ ، رداًّ لوٹانا، الٹانا، پھیر دینا
- اردو میں : رد کرنا، مردود، ارتداد ، مرتد، متردد

اَسْفَلَ - انتہائی پست سٰفِلِيْنَ - پست ہونے والوں کا

- ماده - س ف ل سَفَلَ نیچے والا ہونا، ذلیل ہونا یہ علوّ کی ضد ہے
- سَافِل اسم فاعل (واحد) پست اور حقیر
- سَافِلِين اسم فاعل (جمع) پست اور حقیر
- اردو میں سفلہ پن (کمینگی) ، سفلی (جذبات) ، سفال (مٹی، پستی سے متعلق)

ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سٰفِلِيۡنَ ۙ ۵

پھر اُسے الٹا پھیر کر ہم نے سب نیچوں سے نیچ کر دیا

Then do We abase him (to be) the lowest of the low

ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سٰفِلِيۡنَ ۙ﴿۵﴾

- بلندی- غیر معمولی صلاحیتوں، تمام مخلوقات سے افضل ملکات، بے نظیر بلندیاں، قلب و دماغ کی بے پایاں وسعتیں –
- جب تک ان سے کام لیا- اللہ نے فضل و کمال کا ہر دروازہ اس پر واہ کر دیا
- لیکن جب عطا کردہ نعمتوں کی ناقدری کی اور اپنی صلاحیتوں کا غلط استعمال کیا، ہَوائے نفس کی پیروی کی، اپنے خالق و رازق کی فرمانبرداری سے منہ موڑ لیا اسکے رسول کی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا تو اللہ کا قانون حرکت میں آیا
- فضل و کمال کے سارے دروازے اس پر بند کر دیئے گئے، انسانیت کی عظمتیں اس سے چھین لی گئیں، وہ نیچے لڑھکتا ہوا حیوانوں سے بھی بدتر ہو گیا اس سے ان حرکتوں کا صدور ہوا جو کسی حیوان سے بھی کبھی نہ بن پڑیں

ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سٰفِلِيۡنَ ۙ﴿۵﴾

- بہترین ساخت پر پیدا کیے جانے کے بعد جب انسان اپنے جسم اور ذہن کی طاقتوں کو برائی کے راستے میں استعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے برائی ہی کی توفیق دیتا ہے اور گراتے گراتے اسے گراوٹ کی اس انتہا تک پہنچا دیتا ہے کہ کوئی مخلوق گراوٹ میں اس حد کو پہنچی ہوئی نہیں ہوتی
- حرص، طمع، خود غرضی، شہوت پرستی، نشہ بازی، کمینہ پن، غیظ و غضب اور ایسی ہی دوسری خصلتوں میں جو لوگ غرق ہو جاتے ہیں وہ اخلاقی حیثیت سے فی الواقع سب نیچوں سے نیچ ہو کر رہ جاتے ہیں
- حتی کہ مذہب کو بھی وہ اتنا گرا دیتا ہے کہ درختوں اور جانوروں اور پتھروں کو پوجتے پوجتے پستی کی انتہا کو پہنچ کر مرد و عورت کے اعضائے جنسی تک کو پوج ڈالتا ہے، اور دیوتاؤں کی خوشنودی کے لیے عبادت گاہوں میں دیوداسیاں رکھتا ہے جن سے زنا کاری ارتکاب کار ثواب سمجھ کر کیا جاتا ہے۔

إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ ﴿٦﴾

إِلَّا الَّذِيْنَ - سوائے ان کے (جو)

اٰمَنُوْا - ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - عمل کیئے نیک

فَلَهُمْ - تو ان کے لیئے ہے

اَجْرٌ - (ایسا) اجر اجر: عمل کی جزا (معاوضہ، بدلہ، Reward)

غَيْرُ مَمْنُوْنٍ - (جو) غیر منقطع ہے

- مَنَّ يَمُنُّ احسان کرنا - کٹنا

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ
غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ ﴿٦﴾

سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل
کرتے رہے کہ ان کے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے

Except such as believe and do righteous deeds:
For they shall have a reward unfailing.

اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍؕ ﴿۶﴾

○ احسن تقویم کے مصداق لوگ

○ جو لوگ اللہ کے رسولوں کی پیروی کو اپنا شعار بناتے، انسانیت کی لاج رکھتے اور ان کے دامن شرف پر کوئی داغ نہیں لگنے دیتے وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اپنے دلوں کو بیدار اور ایمان و عمل کی شمع سے اپنے راستے کو روشن

○ وہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ زندگی اصل زندگی نہیں بلکہ یہ تو دارالعمل اور آخرت کی تیاری کا موقع ہے، اصل زندگی تو دوسری زندگی ہے اور وہ اسی کی تیاری میں لگے رہتے ہیں۔ اور وہ اپنے حسن تقویم کے شرف پر کبھی آنچ نہیں آنے دیتے، تو اللہ تعالیٰ ان کو ایسے اجر سے نوازے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ؕ ⑦

فَمَا - پھر کیا (چیز)

يُكَذِّبُكَ - جھٹلا سکتی ہے آپؐ کو

بَعْدُ - اس کے بعد

بِالدِّيْنِ - بدلے (جزا) کے بارے میں

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ط ۝٧

پس (اے نبیؐ) اس کے بعد کون جزا و سزا کے معاملہ میں آپؐ کو جھٹلا سکتا ہے؟

Then what can, after this, contradict thee, as to the judgment (to come)?

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۗ ﴿٧﴾

- مذکور حقائق کے قبول کر لینے کے بعد روز جزا کی تکذیب کا کیا موقع ہے؟
- جبلِ تین کی شہادت جزا پر - یہ پہاڑ جو کوہِ جودی پہ واقع ہے اور انجیر کی پیداوار کے لیئے مشہور رہا ہے اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات کے دو اہم واقعے یہاں پیش آئے۔ حضرت آدمؑ و نوحؑ (تدبر القرآن)
- کوہِ زیتون پر جزاء کا واقعہ - حضرت مسیحؑ کی زندگی کا آخری واقعہ
- یہود کا آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ اور آپ کا ان کو خطاب
- یہود سے یہ آسمانی بادشاہت چھینے جانے کا واقعہ کوہ زیتون پر پیش آیا۔ (تدبر القران)

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝۷

- جزا و سزا کی شہادت
- طور سینین پر شہادت جزا پر
- یہی مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے ایک مظلوم و مقہور قوم پر اپنی عنایت مبذول فرمائی
- ان کے صبر کے صلہ میں دشمنوں کے پنجہ سے اس کو نجات دے کر سر اونچا کیا اور پھر ان کو شریعت عطا فرمائی
- یہ واقعہ مظلوموں پر لطف و نوازش اور ظالموں پر قہر و غضب کی نہایت واضح مثال ہے

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ۭ ﴿٧﴾

- جزا و سزا کی شہادت
- بلد امین کی شہادت جزا پر
- اللہ تعالیٰ نے ایک مامون گھر بنایا ہے و من دخلہ کان اٰمناً
- حضرت ابراہیمؑ نے اس کے لیے رزق و امن کی دعا فرمائی جو قبول ہوئی
- فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ۔ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قوموں کا امام بنایا لیکن قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ
- یہ مقام نہ صرف قانون مکافات کا مظہر ہے بلکہ یہ بھی بتا دیا کہ کون اس کے فضل و انعام کے حقدار ہوں گے اور کون اس کے قہر و غضب کے سزاوار

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ؕ ﴿٧﴾

- جزا و سزا کی شہادت
- اے انسان !
- ان شہادتوں کے بعد اب کون سی شہادت اور دلیل ہے جو وقوعِ جزا کے بارے میں تیرے عقیدے کی تکذیب کرتی ہے؟
- واقعات اور دلائل کی ان شہادتوں کے بعد آخر وہ اوہام اور آرزوئیں کیا ہیں جو جزا کے بارے میں انسان کو فریب میں مبتلا کر رہی ہیں ؟

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ (الانفطار۔ ٦ : ٨٢)

- اے انسان ! تجھے تیرے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔"

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۧ ⑧

اَلَيْسَ - کیا نہیں ہے

اللّٰهُ - اللہ تعالیٰ

بِاَحْكَمِ - سب سے بڑا حاکم

الْحٰكِمِيْنَ - تمام حاکموں کا

- حَكَمَ : کسی چیز کے متعلق فیصلہ کرنا،
- حَاكِم : فیصلہ کرنے والا
- حَكَم فیصلہ کرنے والا (ماہر)
- اردو میں : حُکم ، حِکمت ، حکام ، حکیم ، محکم ، محکمہ ، محکوم

اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَحۡكَمِ الۡحٰكِمِيۡنَ ۧ ⑧

کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

Is not Allah the best of the Judges ?

محمد اقبال

أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۠ ﴿٨﴾

- کیا اللہ تعالیٰ تمام حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے؟
- پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ انسانوں کو یونہی چھوڑ دے گا، ان کے اچھّوں اور بروں میں کوئی امتیاز نہ کرے گا۔
- أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ۔ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ (القلم۔ ۶۸:۳۵۔۳۶) (کیا ہم فرماں برداروں کو نافرمانوں کی طرح کر دیں گے، تمھیں کیا ہو گیا ہے! تم کیسے فیصلے کرتے ہو!)"

- أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ سورة الجاثية-21 جو لوگ برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اور ان کی زندگی اور موت یکساں ہوگی۔ یہ جو دعوے کرتے ہیں برے ہیں

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۧ ⑧

○ اس آخری آیت کے جواب میں کہیں

○ سُبْحَانكَ اللّٰهُمَّ وبَلَى یا

○ وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ کہیں

(Yes, and I am of those who bear witness to it)

○ أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى کے جواب میں بَلَى کہیں

○ فَبِأَيِّ حَدِيث بَعْدَه يُؤْمِنُونَ کے جواب میں آمَنْتُ بِاَللهِ وَبِمَا أَنْزَلَ کہیں